Jama'at-i- Islami - The Catalyst of Islamization in Pakistan' [جماعت اسلامی اور پاکستان میں نفاذِ اسلام]' ڈاکٹر پوجا جوشی۔ ناشر: کالنگا پبلی کیشنز' دہلی۔ صفحات: ۲۱۹۔ قیمت: ۸۹۵ روپے پاکستانی یا ۹۰ ڈالر۔

جماعت اسلامی اللہ کی زمین پر نظام عدل رائج کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ سیاسی جماعت کی محدود اصطلاح اور مذہبی جماعت کا لیبل اس کی انقلابی دعوت کی حقیقی عکاسی نہیں کرتے۔ پاکستان' بنگلہ دیش' بھارت' جموں و کشمیر اور سری لنکا میں جماعت آزادانہ لیکن نظریاتی ہم آہنگی کے ساتھ اپنی دعوت پھیلا رہی ہیں۔ تمام تر مخالفتوں اور الزامات و اتہامات کے باوجود جماعت کی دعوت و اثرات کا دائرہ وسیع تر ہو رہا ہے' خصوصاً پاکستان میں اس کے اثر و نفوذ میں قابلِ ذکر اضافہ ہو رہا ہے۔ پارلیمنٹ میں اس کی موجودگی' مثبت تبدیلیوں کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔

آغاز (۱۹۴۱ء) ہی سے جماعت کو اندرونی و بیرونی مخاصموں کا سامنا ہے۔ نظریاتی طور پر اس کے پیغام کی تنقیص کی گئی اور سیاسی طور پر اس کے پروگرام کو ہدفِ تنقید بنایا گیا۔ امریکا اور یورپ کی کئی جامعات میں جماعت کی نظریاتی پرداخت اور سیاسی طرزِعمل پر تحقیقی مقالے لکھے لکھوائے گئے۔ مغربی یورپ اور سکنڈے نیویا کے کئی ریسرچ اسکالر جہاد افغانستان کے حوالے سے اپنا تحقیقی کام مکمل کر چکے ہیں اور اخبارات و رسائل میں وقتاً فوقتاً ایسے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں جن میں جماعت کے جہادی کردار یا سیاسی سرگرمیوں کو زیر بحث لایا جاتا رہا ہے۔ ۱۱ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد ''دہشت گردی'' کے حوالے سے بھی جماعت کو کہیں نہ کہیں ملوث کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

بھارت پاکستان کا ہمسایہ ہے لیکن دونوں ممالک کے درمیان ابتدا ہی سے جموں و کشمیر کا بنیادی تنازع موجود ہے۔ عوامی سطح پر بھی دونوں ممالک میں مختلف موضوعات پر نظریاتی بحثیں جاری رہتی ہیں۔ پاکستانی عوام دوقومی نظریے پر کامل یقین رکھتے ہیں' مگر دوقومی نظریہ بھارت کے بعض عناصر' خصوصاً حکمران طبقے کے گلے سے نیچے نہیں اُتر سکا ہے۔

جماعت اسلامی کی جدوجہد اور سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے کردار کے حوالے سے کلیم بہادر' اور ولی رضا نصر وغیرہ کے بعد حال ہی میں ڈاکٹر پوجا جوشی کی زیرنظر کتاب منظرعام پر آئی ہے جس میں

یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ پاکستان میں مذہبی حکومت کے قیام کے لیے سب سے متحرک پارٹی جماعت اسلامی ہے لیکن اس کو ناقص پالیسیوں کے سبب اسے قبولِ عام نہیں مل سکا۔ ڈاکٹر پوجا نے راجستھان یونی ورسٹی، جے پور سے ڈاکٹریٹ کی ہے۔ پاکستان میں حکومت و سیاست کے حوالے سے اُن کے تحقیقی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں اور آج کل وہ انڈین سول سروس میں ہیں۔

کتاب میں پاکستانی رسائل و جرائد کی مدد سے جماعت کے اصل کردار کو سمجھنے کی کوشش نظر آتی ہے۔ مولفہ کی یہ کوشش بھی رہی ہے کہ پاکستان کو ایک ناکام ریاست قرار دیا جائے اور خاکم بدہن، اس کے زوال میں جماعت کا کردار یا کم از کم ہاتھ ضرور ثابت کر دیا جائے۔

ہر کسی تجزیہ نگار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس پہلو سے بھی چاہے جماعت کی جانچ پرکھ کرے اور اس کی پالیسیوں کا تجزیہ کرے لیکن یہ بات علمی دیانت کے خلاف ہے کہ جماعت پر انھی گھسے پٹے اور بے بنیاد الزامات کو پھر سے دُہرایا جائے جن سے جماعت برأت کا بارہا اظہار کر چکی ہے، مثلاً: قیامِ پاکستان کی مخالفت، قائداعظم کو کافراعظم کہنا، پاکستانی نظامِ حکومت کو کافرانہ نظام کہنا، امریکا سے ڈالر وصول کرنا، احمدیوں اور شیعوں کے خلاف مہم، پاکستان میں مذہبی فاشیت کا فروغ جیسے الزامات موقع بہ موقع دہرائے گئے ہیں۔ مولفہ کو اندازہ نہیں کہ جماعت اسلامی کا قافلہ ان الزامات کی گرد جھاڑ کر کہیں آگے بڑھ چکا ہے۔

ڈاکٹر پوجا نے مولانا مودودی کی زندگی، اُن کے ذہنی ارتقا اور جماعت پر ان کے اثرات کا جائزہ بھی لیا ہے لیکن مولانا نے تنظیمِ جماعت کا جو خاکہ مرتب کیا اور جس کی بنیاد پر ایک جماعت کو قائم کر کے منظم کیا اور بالفعل پاکستان کی سب سے فعال اور متحرک پارٹی بنا دیا، ڈاکٹر پوجا اسے فاشیت قرار دیتی ہیں۔ یہ بھی اعتراض ہے کہ مولانا نے 'سود سے پاک معیشت' کا جو تصور پیش کیا ہے، وہ جدید معیشت اور بنک کاری کے لیے قابلِ قبول نہیں ہے۔ پوجا کا اصرار ہے کہ جنرل محمد ایوب خان اور اُن کے بعد آنے والے سربراہان کے ذریعے پاکستان، سیکولرزم کے راستے پر ٹھیک آگے بڑھ رہا تھا لیکن جماعت نے قراردادِ مقاصد، اسلامی نظام تحریک، تحریکِ ختمِ نبوت، افغان جہاد کی حمایت اور جنرل محمد ضیاالحق سے تعاون کے ذریعے پاکستان کو ایک دوراہے پر ڈال دیا ہے۔ سرمایہ دار ممالک، اشتراکی بلاک اور مسلم دنیا،

تینوں گروہوں کے لیے پاکستان ایک معما ہے جو دو قدم آگے بڑھتا ہے اور چار قدم پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ پوجا کے خیال میں اس کا سبب پاکستان کا مذہبی طبقہ ہے' جب کہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں اسلام پرست' مخلص قیادت کے برسرِ اقتدار نہ آنے سے وہ دلدل پیدا ہوئی جس کا پوجا دُکھ کے ساتھ ذکر کرتی ہیں۔

ڈاکٹر پوجا نے عالمی معاملات' خصوصاً مسلم ایشوز پر رائے دینے کی پالیسی کے سبب بھی جماعت پر تنقید کی ہے' مثلاً وہ معترض ہیں کہ دنیا بھر میں جہاں بھی مسلم افراد کے ساتھ کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے' جماعت آگے بڑھ کر اُس کی مذمت کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ بھارتی صحافیوں' دانش وروں اور قلم کاروں کی طے شدہ لائن کے مطابق مصنفہ یہ موقف اختیار کرتی ہیں کہ پاکستان میں دہشت گردی بڑھ رہی ہے' فرقہ پرستی عروج پر ہے' صوبائی نفرتیں پروان چڑھ رہی ہیں' بدعنوانی تمام حدود کو پار کر چکی ہے' اس لیے جماعت کو داخلی سیاست اور ملکی معاملات کے سدھار پر توجہ دینی چاہیے۔ بیرونی معاملات' خصوصاً بھارتی مسلمانوں کے ساتھ پیش آنے والے اِکا دکا واقعات کو رائی کا پہاڑ نہیں بنانا چاہیے۔

بلاشبہہ یہ کتاب کی ایک خوبی ہے کہ معروف طریقے کے مطابق مولفہ نے پاکستانی اخبارات کے بہ کثرت حوالے دیے ہیں لیکن کیا یہ علمی اصولوں کی پامالی نہیں کہ انھوں نے جماعت کے اپنے رسائل و جرائد جماعت کے لٹریچر اور مجلسِ شوریٰ کی قراردادوں کا مطالعہ نہیں کیا' بعض باتیں تو سنی سنائی اور مضحکہ خیز ہیں' مثلاً: اسلامی جمعیت طلبہ کے قیام میں پروفیسر خورشید احمد کے ساتھ مولانا مفتی محمود نے بھی کردار ادا کیا تھا' وغیرہ۔

مجموعی طور پر اس کتاب میں علمی دیانت اور معروضیت کا فقدان اور متعلقہ ناگزیر مآخذ تک مولفہ کی نارسائی واضح طور پر نظر آتی ہے۔(محمد ایوب منیر)

یونائیٹڈ مسلمز آرگنائزیشن' سحر رضوان۔ ناشر: سحر سن پبلشرز' ۲۸/۲ وحدت کالونی' ملتان۔ صفحات: ۱۵۹۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

ماضی قریب میں متحدہ مسلم تنظیم UMO کا تصور انڈونیشیا اور لیبیا کی طرف سے سامنے